اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر (۲۳) مطبوعہ ۸ جون ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک ؏

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی ؏ ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائے گی +

ایڈیٹوریل

پرجب وہ راستبازی۔ اور پرہیزگاری اور آیندہ عدالت کی بابت باتیں کرتا تھا۔ تو فیلکس نے خوف کھاکے جواب دیا۔ اس وقت جا فرصت پاکر تجھے پھر بلاؤں گا ؞ اعمال ۲۴-۲۵ +

کچھ عرصہ بعد ہمیں پھر فرصت ہوئی ہے۔ کہ بمعیت ناظرین نور افشاں فیلکس بہادر کے اس جواب پر۔ جو ایک رومی حاکم تجربہ کار اور بہت برسوں سے قیصریہ کی کرسئی عدالت پر متمکن تھا۔ اور رومی مذہبی و ملکی قوانین کے علاوہ قوم یہود کے طریق کی باتوں سے بھی بخوبی واقف تھا۔ غور کریں۔ کہ کیونکر ایسا شخص اپنے ضمیر کی آواز کو یہی جواب دیکر رخصت کر دیتا۔ اور پھر اُس کو کبھی فرصت نہیں ملتی۔ کہ وہ راستبازی پرہیزگاری اور آیندہ عدالت کی بابت مطمئن و مسرور ہو۔ اور یوں ابدی ہلاکت کے سوا اُس کو اور کچھ اُمید باقی نہیں رہتی ؞ آج کل کتنے لوگ اس دنیا میں موجود ہیں۔ جنھوں نے نئی روشنی پاکر صدق و بطلان میں امتیاز کرنے کی طبیعت کو حاصل کیا ہے اور قائل صداقت ہو کر اُس پر عامل ہونے کی ضرورت کو پہچانا ہے۔ توبھی وہ فیلکس کی جیسی قابل افسوس و رحم حالت میں قائم رہ کر اُس علم اور روشنی کو جو خدا کی طرف سے اُنھیں بخشی گئی گویا یہہ جواب دیکر ہٹا دیتے ہیں ”اب جا فرصت پاکر تجھے پھر بلاؤں گا“ یہہ بات تجربہ سے پایۂ ثبوت کو پہنچی ہے۔ کہ جس نے بجو ابی جان بوجھکر خدا کے فضل کو جو مسیح میں ظاہر ہوا رد کر دیا۔ وہ ہمیشہ مردود رہتا۔ اور خوف عدالت میں مبتلا رہ کر راستی و پاکیزگی سے محروم اس دنیا سے گذر کر ابدی ہلاکت میں اپنی آنکھیں کھولتا ہے ؞ فیلکس کا پولوس کو یہہ کہہ کر ہٹا دینا۔ کہ ”اب جا“ نہ صرف ایک فضل و نجات کے مبشر کو ہٹا دینا تھا اور بس۔ بلکہ اُس نے ہمیشہ کے لئے خدا کو فرصت کے بہانہ سے اپنے پاس سے ہٹا دیا +

اس مقام پر بھی وہی عجیب کیفیت۔ اور ایک ہی کلام کا دو انسانی طبایع پر مختلف تاثیرات پیدا کرنا صاف ظاہر ہے ؞ فیلکس۔ جو ایک بُت پرست قوم کا آدمی تھا۔ آیندہ عدالت کی باتیں سُنکر کانپ اُٹھا۔ مگر دروسلا نے۔ جو ایک یہودی زناکار عورت تھی۔ اور ناجایز طور پر فیلکس کے ساتھ رہتی تھی ان باتوں کی مطلق پروا نہ کی۔ اور یہہ دونوں اپنے گناہوں میں مر گئے ؞ اگرچہ فیلکس نے توبہ کی۔ توبھی اُس کی یہہ تواریخ بہتوں کے لئے عبرت ہوئی۔ اور اُس کا توبہ نہ کرنا۔ بہتوں کے تائب ہونے کا باعث ہوا +

خوف عدالت سے مطمئین ہونے۔ اور ابدی نجات حاصل کرنے کے معاملہ میں لفظ ”پھر“ کیسا خطرناک اور ہمیشہ کف افسوس ملنے کا

باقی +

ہندوؤں کی بسنت دیوی

آج کل اکثر اخبارات میں ان دیوی صاحبہ کی بابت ذکر ہوتا ہے۔ جو تھوڑے دن ہوئے ہندوستان میں آئیں۔ اور چلی گئیں۔ ہم نے بھی لودیانہ میں اُن کے درشن کئے۔ اور کچھ بھی سُنا۔ جو کچھ جوش عقیدت ہندوؤں۔ اور بعض آریوں کی طرف سے اُن کی نسبت جا بجا ظاہر کیا گیا۔ اور جس قدر اُن کے گن گائے گئے۔ اور اُن کے اصول مذہبی سراہے گئے۔ اخبارات میں چند روز کا ایک مشغلہ رہنے کے باعث ہماری بھی نظر سے گذرے۔ اور لوگوں کی ہندوستان کے مروجہ مذاہب کی طرف سے بے اطمینانی۔ اور کسی نئی مذہبی تعلیم کی اشتہا کا بخوبی اندازہ ہو گیا۔ اُن کی آمد ہندوستان پر بعض اخبارات نے مسیحیت پر خود بھی حملے کئے۔ اور جانا کہ بسنت دیوی کی تعلیم مسیحیت کی بیخ کنی کرکے ایک ایسے مذہب کو بجائے اُس کے اس ملک میں قایم کرے گی۔ جس میں ہندو۔ آریہ۔ محمدی۔ وغیرہ سب شریک و نجات یاب ہو سکیں گے۔ اور یوں ہونے سے مشن اور مشنری کام کو ایسا صدمہ پہنچیگا۔ کہ وہ پھر ہندوستان میں ترقی و بحالی سے مایوس و دل شکستہ ہو کر پس پا ہو جائے گا۔ ہم نے اُس وقت لکھا تھا کہ ایسی ہزار دیویوں کے بھی یہاں آنے سے مسیحیت کو مطلق کچھ اندیشہ نقصان نہیں ہے۔ اور مشن اور مشنری کام کو وہ ذرا ہلا بھی نہیں سکتیں۔ چہ جائیکہ وہ اس کو صدمہ پہنچائیں۔ مسیحی بخوبی جانتے ہیں۔ کہ کوئی انسانی طاقت و حکمت اُس الٰہی انتظام کو جس سے مسیحیت دنیا میں قایم اور روبترقی ہے ابتر نہیں کر سکتی۔ اور وہ جب تک کہ قوموں کو بت پرستی و ضلالت سے پھرا کے سید کے پاس فراہم نہ کرے اور اُس کا منشا حاصل نہ ہو جائے بخلاف تمام انسانی طاقت و حکمت کے قایم و بحال رہے گا۔ اور جیسا کہ گذشتہ تواریخی تجربہ ظاہر کر رہا ہے۔ تمام موجودہ آیندہ رکاوٹوں اور مخالفتوں پر فتح و نصرتِ کامل حاصل کریگا۔

اِس اُنیس سو برس کے عرصہ میں وقت بوقت مختلف ملکوں کے اندر مسیحیت کے ایسے زبردست دشمن برپا ہوئے۔ اور اُس کو صفحہ ہستی سے مٹا ڈالنے کے لئے اُنہوں نے مقدور بھر سیف و قلم سے زور مارا ہے۔ تاہم اُس کو اُس کی مستقل اور ترقی کناں زندگی سے مطلق روک نہ کر سکے۔ کیونکہ اُس کا بانی آدم ثانی ابد تک زندہ ہے۔ اور مرنے والے انسان کی تمام طاقت اور حکمت اُس کو مغلوب یا پسپا نہیں کر سکتی۔ جس مستقل مزاجی۔ بردباری۔ صبر اور اُمید کے ساتھ مسیحیت دنیا میں اپنا کام کرتی رہی۔ اور کر رہی ہے غیر قوموں کے لئے تعجب کا باعث ہے۔ وہ اُس کی تقلید پر اپنی اصلاح کرنا چاہتیں۔ لیکن اُس عدیم النظیر ابن آدم کی۔ جو مُردوں میں پہلا پہل ہے اسی لئے جی اُٹھا کہ مُردوں اور زندوں کا بھی خداوند ہو۔ پیروی کرنا نہیں چاہتیں۔ پھر ایسے ریفارمروں سے جو مسیح سے جدا اپنے لئے اور اپنے ہمجنسوں کے لئے روحانی و جسمانی ترقی اور عافیت کے طریقے قایم کرتے لیکن خود مردہ دل اور غیر مستقل و مطمئن ہیں اور جن کی کسی تعلیم و خیال کو استقلال نہیں۔ جو خدا کے کلام میں "محبت کی ضیافتوں میں ڈوبی ہوئی چٹان"۔ "در خشک بادل" "مرجھائے ہوئے درخت"۔ "سمندر کی تند لہریں" اور "بھٹکنے والے ستارے" کہلاتے ہیں مسیحیت کو تمام دنیا میں کوئی خوف و اندیشہ مطلق نہ ہوا۔ اور نہ کبھی ہو گا۔

ہم نے بسنت دیوی صاحبہ کی نسبت جب وہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں لکچر دیتی پھرتی تھیں۔ اخبارات میں بہت کچھ پڑھا۔ لیکن بہت کم لکھا۔ کیونکہ ہم نے اس کی زیادہ ضرورت نہ دیکھی۔ کہ کسی انسان کی مدح و ذم کے تذکرے پر زیادہ توجہ سے خامہ فرسائی کریں۔ اگرچہ ایسا کرنا ناظرین نور افشاں کے لئے چندے دل لگی کا مشغلہ ہوتا۔ لیکن اب جبکہ وہ اپنا مقصد پورا کرکے واپس گئیں۔ تو جو کچھ بعض اخباروں میں اُن کی نسبت نظر سے گذرتا ہے۔ نہایت عجیب ہے۔ اور ناظرین خود اُس سے نتیجہ نکال لینگے۔ رسالہ تھیوسوفی میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ نہ تو مسز بیسنٹ صاحبہ نے ہندو دھرم قبول کیا۔ اور نہ اُنہوں نے گنگا اشنان کیا۔ اس پر بہارت سدھار نے مناسب ریمارک کیا ہے۔ کہ "چونکہ ہمارے پرانک بھائی مسز بیسنٹ صاحبہ کو دیوی وغیرہ نام عطا کر چکے ہیں اور سناتن سبھاؤں میں مورتی پوجا اور دیگر ہندو رسوم کو اس لئے جایز قرار دیا جاتا ہے۔ کہ مسز بیسنٹ صاحبہ نے انہیں اچھا کہا ہے"۔ طوطی ہند ناقل ہے۔ کہ جہاز "منشور" پر جو انگلستان کو جاتا تھا مسز اینی بیسنٹ ہندوؤں کی وضع کا لباس پہنے ہوئے۔ اور برہمنوں کی طرح ٹیکا لگائے ہوئے سوار تھیں۔ چونکہ دوسرے مسافروں کے ساتھ کھانا کھانے سے اُن کی ذات جاتی رہتی۔ اس وجہ سے اُنہوں نے اپنے آب و طعام کا سامان بالکل نیچ کے طور پر کیا تھا۔ پھر بقول ایک ہمعصر کے مسز بیسنٹ یہہ بھی کہتی ہیں۔ کہ وہ کسی گذشتہ جنم میں ایک برہمن خاندان میں جو ممالک مغربی و شمالی میں سکونت رکھتا پیدا ہوئی تھیں۔ اور یوں وہ دراصل ہندو قوم میں سے اپنا ہونا ظاہر کرتی ہیں۔ اب ایسی باتوں پر خیال کرکے کوئی صاحب دانش بمشکل خیال کر سکتا کہ اس قسم کی طبیعت و حالت کے کسی دیو یا دیوی سے خواہ وہ امریکن۔ یوروپین۔ یا انڈین ہو مذہبی معاملہ میں کچھ تحقیق خبر مل سکے گی۔ اور اُس کی تعلیم و تلقین سے کسی انسانی روح کو کچھ فائدہ حاصل ہو سکے گا۔

سیتلا دیوی

یہہ ایک چھوٹا چوبیس صفحہ کا رسالہ ہے۔ جسکو بابو بہکاری صاحب کیتھی کست مصنف تواریخ ایس۔ پی۔ جی مشن مقیم جہلم نے سلیس اور عام فہم اُردو میں لکھ کر مشن پریس جہلم سے شایع کیا ہے۔ سیتلا جس کو جہلائے ہنود دیوی خیال کئے ہوئے

ہیں - فی الحقیقت ایک مرض ہی - جو کم و بیش ہر ایک آدمی کو لاحق ہوتا - اور اس رسالہ میں اُس کی حقیقت - اُس کے خطروں - اور ٹیکے کے فواید وغیرہ ضروری باتوں کا بہت عمدہ بیان کیا ہی اور بتلایا ہی - کہ ایسے خیالی دیوی دیوتا جنہیں عوام ہنود - اور بعض جہلائے اسلام بھی الٰہی انتظام میں دخیل سمجھ کر پوجتے ہیں - وہ ہرگز اس لائق نہیں ہیں ٭ ٹیکے کے فواید کے علاوہ وہ مرض سیتلا سے محفوظ رہنے - اور بچ نکلنے کی عمدہ تدابیر بتلانے کے ساتھ مرض مُہلک گناہ سے بچ جانے - اور محفوظ رہنے کی تدبیر کا بیان بھی صفائی کے ساتھ کیا ہی - کہ کیونکر مریض گناہ کو صحت و آرام بخشنے کے لئے مسیح خداوند اپنے پاس بلاتا - اور وعدہ کرتا ہی کہ "میں تمہیں آرام دونگا" ٭ ہر ایک اُردو خوان مسیحی خصوصاً اُن کے لئے جو ہندوؤں میں انجیل کی خدمت کرتے ہیں - رسالہ مذکور کا مطالعہ خالی از دلچسپی و فائدہ نہوگا ٭ یقین ہی کہ اس کی سات سو کاپیاں جو فی الحال شایع ہوئی ہیں جلد فروخت ہو کر طبع ثانی کی ضرورت ہوگی قیمت فی کاپی ایک آنہ ہی +

مسیحی شہادتوں کے مشاہدات

اڈنبرا کے ڈاکٹر الگزینڈر مٹر صاحب کی اس نادر انگریزی کتاب کے چار بابوں کا اردو ترجمہ جو ہم نے نظر ثانی کر کے بطور رسالہ نورافشاں کے ساتھ مسلسل نمبروار شایع کیا تھا - ناظرین کے ملاحظہ سے گذرا ہوگا ٭ معلوم نہیں کہ ترجمہ مذکور کس قدر اُن کے نزدیک مطبوع و مفید ثابت ہوا - لیکن ہمیں یقین ہی کہ اُن مسیحی ناظرین نے - جو علم الٰہی میں مذاق رکھتے - اور مسیحیت کی صداقت کے باب میں براہین ساطع اور دلائل قاطع کی تلاش میں قدیم و جدید علمائے مسیحیہ کی تصانیف کو بغور و فکر مطالعہ کرنے کے عادی ہیں - ابواب مطبوعہ کو زمانۂ حال کی ضرورت کے لحاظ سے قابل قدر اور مفید الوقت معلوم کیا ہوگا ٭ یہہ چاروں باب ایسے طور پر چھاپے گئے ہیں - کہ اگر ہر ایک باب کو جدا گانہ بطور رسالہ رکھنا - یا ایک جلد میں مجلد کرنا منظور ہو - تو بہر صورت مستعمل ہو سکیں گے ٭ اب ہم اس نمبر کے ساتھ پانچواں باب بعنوان "مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا - اور وہ کس بات پر دلالت کرتا ہی" اُسی طور سابقہ پر شروع کرتے ہیں - اور اُمید رکھتے ہیں کہ مسیحی ناظرین اُس کو بغور و دلچسپی پڑھکر اپنے اِس قدیمی ایمان میں - کہ اُن کی نجات کا پیشوا موت اور قبر کے اوپر فتح مند - اور عرش اعلیٰ پر سرفراز و بلند ہی - زیادہ تر مضبوطی و ترقی حاصل کریں گے +

ہم مسیحی ناظرین کو پھر یہہ یاد دلانا چاہتے ہیں - کہ نورافشاں کے اُن نمبروں میں سے جن میں یہہ باب لکھا جاتا ہی - بہ احتیاط ہر ایک صفحہ کو نکال کر جمع کریں - کیونکہ اگر کوئی صفحہ گم یا ضایع ہو جائے گا تو پھر ہم نہ پہنچے گا ٭ البتہ تمام باب بروقت اطلاع دینے سے بقیمت مل سکے گا - جس کی چند زاید کاپیاں چھپوائی جاتی ہیں +

نائب تحصیلدار ترن تارن کو ایڈریس

اخبار پنجاب ناقل ہی - کہ - ہم کو معلوم ہوا ہی - کہ منشی آتما سنگہ نائب تحصیلدار ترن تارن کو جو ایڈریس دیا گیا - وہ صرف اُس ایڈریس کا مقابلہ تھا - جو چند روز ہوئے پادری گلفرڈ صاحب کو ترن تارن کے لوگوں نے اُن کی روانگی ولایت کے وقت دیا تھا ٭ یہہ کارروائی سرکاری طور پر قابل اعتراض ہونے کے سوا ویسے بھی کچھہ موزون اور مناسب معلوم نہیں ہوتی - کیونکہ تصنع اور حقیقت میں بہت بڑا فرق ہوتا ہی ٭ پادری صاحب کو جو ایڈریس دیا گیا وہ بالکل حق بجانب تھا - اور اُن کی اُن واقعی خدمات کا صلہ تھا - جو اُنہوں نے بغیر کسی تعلق کے کیں - اور جو فائدے علاقہ ترن تارن کو پادری صاحب موصوف سے پہنچے یہہ اُن کا ایک ادنیٰ سا صلہ تھا - لیکن منشی آتما سنگہ کی خدمات - بشرطیکہ کچھہ ہوں - اپنے منصب اور عہدے کی حیثیت سے تھیں ٭ پس وہ کسی خاص خصوصیت کی مستحق نہ تھیں +

اُسی اخبار کا ایک نامہ نگار لکھتا ہی کہ - ترن تارن میں اب ایڈریس کی رسم خوب نکل آئی ہی - اول پادری گلفرڈ صاحب کو عوام کی طرف سے ایڈریس دیا گیا - جو فی الحقیقت تمام اہل شہر کی دلی رضامندی سے تھا - اور جس میں ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے لوگ تھے ٭ پادری صاحب کی خدمت میں ایک پشمینہ کا چوغہ - اور اُن کی میم صاحبہ کی خدمت میں ایک شالی نذر کی گئی یہہ تو سب باقاعدہ ہوا - اور مناسب ہوا - اِس کے بعد نائب تحصیلدار صاحب کے ایڈریس کی باری آئی (جو صرف ایک تصنع اور پادری صاحب والے ایڈریس کا مقابلہ تھا) +

اب اسی اخبار سے معلوم ہوا ہی کہ گورنمنٹ پنجاب نے اِس ایڈریس کا جو نائب تحصیلدار ترن تارن کو دیا گیا نوٹس لیا ہی - دیکھا چاہئے کیا نتیجہ برآمد ہو - مگر اتنا کہنا ناموزون نہوگا کہ لوگ پادری صاحبان کا دیگر باتوں میں تو مقابلہ اور ہمسری کرنا چاہتے ہیں - اور اکثر کارروائیاں اُن کی تقلید پر کرتے ہیں - مگر سچی انسانی خیرخواہی و ہمدردی سے خالی ہیں - اور اس صورت میں کوئی مقابلہ یا تقلید فائدہ بخش متصور نہیں - صرف شہرت و ناموری مطلوب ہو تو اَور بات ہی +

غور طلب

سچّا اور یقینی وعدہ

آیندہ میں یعقوب جڑ پکڑیگا - اور اسرائیل پُھلیگا - اور پھولیگا - اور زمین کی سطح کو میووں سے مالامال کریگا ٭ یسعیاہ ۲۷ - ۶ +

مراسلات

جناب اڈیٹر صاحب

ایک دلچسپ مضمون جو "پنجاب مشن نیوز" مطبوعہ ۱۵ مئی سنہ رواں میں میری نظر سے گذرا۔ ترجمہ کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ اگر آپ براہ مہربانی اس کو درج نور افشاں فرمائیں۔ تو یقین ہے کہ اردو خوان ناظرین پنجاب میں خداوند کے کام کی ترقی و استحکام کا حال معلوم کر کے دلی مسرت و انبساط حاصل کرینگے۔

(میرے خاں۔ از لودیانہ)

"اپریل کے اختتام پر ایک سرکیولر بہ این مضمون بدر میاں صاحبان اور احباب امرتسر مشن کے درمیان جاری کیا گیا۔ کہ ایک جلسہ ۲ مئی سنہ رواں کو ڈاکٹر کلارک صاحب کے مکان پر منعقد ہوگا۔ لیکن اس جلسہ کا مقصد معلوم کرنے کے لئے سب لوگ بحالت شک تھے کہ کیا ظہور میں آئیگا۔ مگر ان کے یہہ تمام شکوک و شبہات ان کے واں پہنچنے پر رفع ہو گئے۔ جن صاحبان کو ڈاکٹر صاحب کے احاطہ میں جانے کا اتفاق ہوا ہوگا۔ انہوں نے اس بڑے بڑ کے درخت کو جو کہ منقش تختوں سے آراستہ ہے ضرور دیکھا ہوگا۔ اس کی نسبت بزرگ مس ٹکر صاحبہ کا یہہ خیال تھا۔ کہ یہہ درخت امرتسر شہر ہے۔ اور اس کی شاخیں امرتسر شہر کے گرد نواح کی دیہاتی مسیحی شنیں ہیں۔ اور ان تختوں پر جو درخت کی ہر ایک شاخ کے ساتھ معلق ہیں مشن کا نام۔ اور اس کے شروع ہونے کی تاریخ کندہ ہے۔ اور درخت مذکور کی بعض شاخیں بہت بڑہ گئی ہیں۔ اور بعض بہت چھوٹی ہیں مگر جڑ سب نے پکڑ لی ہے۔

مسٹر راجرس صاحب نے ایک نہایت دلکش اور پر مضمون سپیچ امرتسر مشن کی ترقی کے بارے میں بطور خلاصہ کے بیان کی۔ آپ بجز کلارک صاحب کے پرانے صاحبان میں سے ہیں۔ جو کہ شہر امرتسر میں مقیم ہیں۔ صاحب ممدوح نے اپنی تقریر میں ان تین باتوں پر زیادہ زور دیا جو کلارک صاحب نے پنجاب میں آ کر جاری کی تھیں۔ (اول) لاہور کا مدرسہ علم الہی (دوسری) کرسچن چرچ کونسل (سوئم) کلارک آباد گاؤں کا آباد کرنا۔ ان تینوں باتوں کو انہوں نے نہایت عمدہ طور پر بیان کیا۔ صاحب ممدوح نے ان صاحبان کا بھی جو امرتسر میں وقتاً فوقتاً کام کر چکے ہیں۔ اور بعض ان میں سے ابدی آرام میں سو رہے ہیں۔ اپنی تقریر میں ذکر کیا۔ اور انہوں نے ان سب جنگی و ملکی افسران کا بھی جنہوں نے مشن کے کام میں بہت ہی مدد دی ہے بار بار ذکر کیا۔ اور انہوں نے ایسے ایسے کام کئے ہیں کہ انکا نام کبھی صفحہ روزگار سے نہ مٹیگا۔ صاحب ممدوح کی یہہ سپیچ بہت دلکش اور برانگیختہ کرنیوالی تھی۔ اخیر انہوں نے یہہ فرمایا کہ جیسے یہہ بڑ کا درخت قد و قامت میں بڑھتا گیا ویسے ہی اس کلیسیا کا بھی حال ہے۔ بعد اختتام سپیچ بزرگ کلارک صاحب نے امرتسر کا تختہ درخت پر آویزاں کیا۔ اس خاص کارروائی کے لئے ایک سنہری ڈال تیار کی گئی۔ کہ جس کے ساتھ صاحب بہادر نے امرتسر کے تختہ کو معلق کیا۔ اگرچہ جلسہ کے دوسرے دن آندھی و بارش نے خوب جوہر دکھلائے مگر تختہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا۔ جو صاحبان امرتسر کے کلیسیا اور اس کی گرد نواح کی مشنوں کا کچھ حال معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ جا کر تختہ مذکور پر اپنی نظر ڈالیں ہم یہہ کہنا بھول گئے ہیں۔ کہ یہہ درخت جناب پادری بزرگ کلارک صاحب کے دست مبارک سے لگایا گیا ہے جو ایک تواریخی درخت ہوگا۔ اور جس کے چاروں طرف پھیلنے اور بڑہنے کے لئے کافی وسعت ہے۔ صاحب ممدوح نے درخت لگانے کے لئے نہایت عمدہ جگہہ تلاش کی ہے خداوند کریم اسپر برکت بخشے۔

حالات ہار

میاں اڈیٹر

گڈ ایوننگ۔ یار اگر آپ جلے آرٹیکل کو اپنے اخبار گہر بار کے کسی گوشہ میں جگہہ دینگے۔ تو عین نوازش ہوگی۔

لو اور سنو

پیارے یا آنکھوں کے تارے۔ عرصہ ۱۲ ماہ سے صداقت کے قلم نے ہمیں ایسا حیران کر رکھا ہے۔ کہ شب و روز نیند آنا تو کس خربزہ کا نام۔ بلکہ آرام حرام ہے۔ شاید آپ فرماوینگے۔ کہ ایک آپ ہی کی صداقت کا قلم باقی رہ گیا ہے اور دیگر وقایع نگاروں نے چونتیس ۳۴ کی قحط سالی میں بیچ کھائے ہیں۔ میاں جامہ سے باہر کیوں ہوئے جاتے ہو۔ دیکھلو۔ کہ اہل نانک کہاں تک تجربہ رکھتے ہیں۔ اب اس وقت طوالت کے میدان سے گذر کے اپنے خاص معا کی جانب رجوع ہوتے ہیں۔

(وہو ہذا)

اخبار نور افشاں لودیانہ۔ جلد ۲۲ نمبر ۱۴۔ مطبوعہ ۱۹ اپریل ۱۸۹۲ء بصیغہ واقعات صفحہ ۱۰ کالم ۲ میں کیا دیکھتے ہیں۔ سانپ کی کیفیت۔ لنڈن کی ایک علمی سوسائٹی میں۔ سرجن جنرل سر ولیم مور صاحب۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی نے ہندوستان کے سانپوں کی نسبت ایک دلچسپ مضمون پڑھکر سنایا۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ "ہندوستان میں سانپوں کی دو سو اٹھارہ اقسام معلوم کی گئی ہیں جن میں سے صرف ۳۳ قسم کے سانپ زہریلے ہیں"۔ ہم نہیں جانتے کہ صاحب موصوف نے یہہ حالات کس سے سنے اگر آپ خود تجربہ کرتے۔ یا کسی سانپ والے سے دریافت کرتے۔ تو کبھی اس سنگین غلط یا صریح لغو کیفیت کو ایک علمی سوسائٹی کے سامنے بیان کرنے کے لئے کمر نہ

باندھتے :- لیجئے حضرات ایک بار ہمارے عنوان پر نظر ڈالئے- اور بعدازاں انصاف کی ترازو لیکر ہمارے اور صاحب مضمون کے بیانات کا وزن کیجئے +

سانپوں کی اقسام (ہند میں) ۳۵ ہیں :- ان میں سے ۲۰۳ زہریلے ہیں :- اتنی اقسام کے سانپ ہمنے پکڑے اور پالکر دیکھے ہیں مگر گمان غالب ہے کہ ۲۳۵ سے بھی زیادہ ہوں :- ۲۵۲ سانپ تو ایسے ہیں- کہ جن کے کاٹنے سے صرف سوج جاتا ہے- اور کسی طرح کا کوئی نقصان نہیں ہوتا :- باقی ۲۰۳ ایسے ہیں- کہ جن کے زہر سے انسان فوراً مرجاتا ہے :- جس وقت وہ انسان کو یا حیوان کو کاٹتا ہے اُس وقت کوشش کرتا ہے- کہ اپنے زہر کو تصرف میں نہ لاوے- کیونکہ جب وہ کاٹتا ہے- اور ساتھ ہی اس کے اپنے زہر کو خرچ کرتا ہے تو اُس وقت خود نیم جاں ہوجاتا ہے- اور تین ہفتے تک کچھ کھا نہیں سکتا :- اگر بذریعہ نلی کے کچھ مٹی اُس کو کھلائی بھی جائے تو ہضم نہیں ہوتی ہے :- ملک ہند میں جو سانپ کا جھاڑنا پھونکنا مروج ہے- وہ محض غلطی پر مبنی ہے :- شاید آپ فرماویں کہ میاں ہمنے اپنے بھائی کو فلاں اُستاد سے جھاڑ پھونک کروائی تھی- اور وہ فوراً چنگا ہوگیا تھا :- سنیے صاحب! جسوقت آپ کے بھائی کو سانپ نے کاٹا تھا- اُس وقت سانپ نے اپنا زہر خرچ نہیں کیا تھا- اور یہی وجہ آپکے بھائی کی شفایابی کی تھی- نہ کہ جھاڑ پھونک :- کیا سانپ کے کاٹے ہوئے کے واسطے سانپ کا زہر مہرہ مفید ہے؟ یا نہیں- زہر مہرہ مفید ہو اور نہیں بھی :- اول مفید اس طرح ہے- فرض کیجئے کہ ایک شخص کو پھول سنکھی سانپ نے کاٹا- اور فوراً پھول سنکھی ہی کا زہر مہرہ لگایا گیا- تو وہ آدمی جسکو کہ سانپ نے کاٹا ہے چنگا ہوجائیگا :- دوم مفید اور کارگر اسوجہ سے نہیں ہے :- مثلاً ایک شہر کے سٹیشن ماسٹر کو سنکھچور سانپ نے کاٹا- اور دوسرے سٹیشن کے ماسٹر نے پھول سنکھی سانپ کے زہر مہرہ کو لے کے اُس شہر کے سٹیشن ماسٹر کے لگایا مگر زہر مہرہ کا نتیجہ کچھ بھی ظہور میں نہ آیا :-

خلاصہ یہہ ہے- کہ جس قسم کے سانپ نے آدمی کو کاٹا ہو- اُسی قسم کے سانپ کا زہر مہرہ استعمال کیا جائے- تو بیشک آدمی چنگا ہوجائیگا :- اکثر سانپ والے زہر مہرہ حاصل کرنے میں سخت غلطی کرتے ہیں- کیونکہ وہ لوگ سانپ کو مارڈالتے ہیں- اور بعدازاں زہر مہرہ نکالتے ہیں جو برائے نام زہر مہرہ ہوتا ہے :- لیجئے اس کے حاصل کرنیکا طریقہ بھی بتائے دیتے ہیں :- یعنے دوپہر کے وقت سانپ کو خالص دودہ پلانا چاہئے- اور بعد تین گھنٹے کے مینڈک کھلانا چاہئے اور شب کے نو بجے کچھ کالی مٹی کھلانا چاہیے :- بعدازاں رات کے بارہ بجے زہر مہرہ نکالنا چاہیے- اور پھر سانپ کو ببول کی سینگری دودہ میں گھول کے پلاکے چھوڑدو :- اصلی زہر مہرہ کی شناخت یہہ ہے- کہ دودھ میں ڈالتے ہی کے ساتھ دودہ پھٹ جائیگا ..... سانپ کے گھر میں نہ آنے کی چند تدابیر یہہ ہیں- اول لوبی (ایک قسم کا چھوٹا پیڑ اکثر مسمار مکانات کے متصل ہوتا ہے) کا سفوف بناکے اپنے مکان میں رکھئے :- دوم کالے نیم (اُس کی شناخت یہہ ہے- کہ اُس کے نیچے نکلتے ہی کے ساتھہ تمام بدن کڑوا ہوجاویگا) کے پتوں کو پیسکے گولیاں بنالیجئے- اور اپنے مکان میں رکھئے :- سوم ھنیا کی جڑ رکھئے :- چہارم سفید اگرشہ (اکوا) کی جڑ بہت ہی مجرب ہے- اپنے مکان میں رکھئے- پنجم سفید گھونگچی (رتی) کا پھول :- اگر ان پانچ چیزوں میں سے کوئی چیز اپنے مکان میں رکھیں گے سانپ آپ کے مکان کے قریب تک نہ پھٹکیگا :- آپ ہمیشہ ہندوستانی جھاڑ پھونک کرنیوالوں سے بچتے رہے- کیونکہ اُن کے پاس علاوہ ٹھگی کے کچھ بھی نہیں ہے- وہ لوگ تو بقول شخصے "بہرم بہاری پٹارا خالی" کے مصداق ہیں :- اگر کوئی صاحب جھاڑنے پھونکنے کا دم مارتے ہیں- تو ہمارے سامنے آئیں سب قلعی کھل جائیگی :- اور اگر کوئی حکما یا ڈاکٹران سانپ کے کاٹے کا علاج کرتے ہیں- بہتر کہ وہ صاحبان اس پورے آرٹیکل کو بغور ملاحظہ فرماویں :-

اور بعدازاں سانپ کے کاٹے کے علاج کرنے کا دم ماریں ہاں یہہ ممکن ہے- کہ چند ادویات ایسی ہوں- جن سے کہ سانپ کے کاٹے ہوئے کو فائدہ پہنچے- پر جہانتک ہمارا تجربہ ہے ہم نے بیان کیا :-

مینیجر کی سپیچ

حضرات حاضرین- دوالیان ہند :- ہم آپسے ہاتھ جوڑکر پرنام کرتے ہیں- کہ آپ جھاڑ پھونک کرنے والوں سے بچئے- پر آپ ہرگز اُن سے احتراز نہ کریں گے- کیونکہ مثل ہے- کہ "سانچے کو نہ مانئے جھوٹے جگ پتیائے :- گلی گلی گورس بکے مدرا بیٹھ بکائے" اور سانپ کے کاٹے ہوئے لوگوں کے واسطے جو علاج و تدابیر بتلائے گئے ہیں اُنہیں کام میں لاہئے- اور مزہ سے ساتھ چین اُٹھایئے :- ایک ٹھگین ٹھگ کی حکایت آپ کو سناتے ہیں- جس سے ہندوستان کے اُستادوں کی قلعی کھل جائیگی :- جسوقت کہ ہم ریاست جیپور میں تھے اُس وقت امیر دروازہ پر ایک کلال کو سانپ نے کاٹا- تب ایک کس بہرے (سانپ والا) نے کیا حکمت عملی کی- کہ اُس کے پاس جو سانپ تھا- اُس کے سر میں کسی طرح سے تین کوڑیاں چسپاں کردیں- اور سانپ کو لوگوں کی نظر بچاکر کلال کے مکان میں چھوڑدیا- اور جھوٹ موٹ کچھ منتر پڑھکر- اور تین کوڑیاں منگاکر مکان میں پھینکدیں- اور کہا کہ ان تین کوڑیوں کی چھہ کوڑیاں ہوجائیں گی- ان میں سے تین تو اُس سانپ کے سر میں چمٹ جائیں گی- جس نے کہ اس شخص کو کاٹا ہے- باقی پڑی رہجائینگی"- اور کہا کہ سانپ کو ڈھونڈنا چاہیے :- جب لوگوں نے سانپ کو تلاش کیا- سانپ مل گیا- اور دیکھا کہ تین کوڑیاں اُس کے سر پر چسپاں تھیں :- پھر کیا تھا لوگوں کو کامل یقین ہوگیا- کہ یہہ سانپ والا بڑا اُستاد ہے :- اُس نے وہاں بہت کچھ کیا- کرایا- حقیقت میں

اُس کلال کو زہریلے سانپ نے کاٹا نہیں تھا - تیسرے چوتھے روز چنگا بھلا ہوگیا :: ہم کو جو کچھ کہنا سننا تھا - کہہ چکے - اب آپ مانیں - یا نہ مانیں - گڈ مورننگ +

راقم

جے - این - ایس سابق پرشین
امپیریل تھیٹر +

منقولات

ترجمہ چٹھی اسمی اڈیٹر اخبار سیون

مورخہ ۱۸ - اپریل ۱۸۹۴ء (مقام لاہور)

(صفحہ ۴ و ۵)

میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں - کہ نسبت اُس اشتہار کی - جو محض بدنیتی اور حاسدانہ رشک سے مولوی رجب علی صاحب کے بدخواہوں میں سے کسی نے شایع کیا ہے - کہ اُس کے سراسر لغو اور بے بنیاد ہونے کی بابت چند سطور مگر نہایت مختصر آپ کی خدمت میں عرض کروں ::

چونکہ آپ حق پرست اور انصاف پسند ہیں - اس واسطے مجھے اُمید ہے - کہ اگر آپ کی رائے میں میری تحریر بالکل راست اور حق بجانب ہو - تو آپ براہ مہربانی اُس کو اپنے معزز اخبار میں جگہہ دینگے - اور اگر ذرہ بھی اُس میں بوے ریا - یا خود غرضی ثابت ہو - تو بیشک وہ ہرگز ہرگز آپ کی توجہ کے قابل نہیں - اور نہ اُسکا حق ہے - کہ اب جیسے اخبار میں جو واقعی حق و باطل کی کسوٹی ہے اُس کو جگہہ ملے +

(۲) اِس اشتہار کے مصنف اور شایع کنندہ کا نام عبداللہ حسرتی سابق اڈیٹر گرہ نور وغیرہ وغیرہ ظاہر کیا گیا ہے مگر یہہ نام محض فرضی ہے - (کیونکہ ہم خود عبداللہ حسرتی اور اُس کی علمی لیاقت اور اخلاق - اور چلن سے بخوبی تمام واقف ہیں :: بلکہ ہمارا دعوی ہے - کہ اگر کسی کی عبارت میں ایک فقرہ بھی اُس کا شامل ہو - تو ہم فوراً بادی النظر میں اُس کو شناخت کر سکیں گے کہ یہہ عبداللہ کا ہے)

دراصل مولوی صاحب ممدوح کے بدخواہوں میں سے کسی نے اُس کو شایع کیا ہے - اور شایع کنندہ کی کس حد تک بزدلی ہے - کہ مطبع کا نام تک اُس پر درج نہیں ::

(۳) عرصہ ۱۸ - سال سے مولوی رجب علی ایک معزز اور بے نظیر مصنف مختلف کتب و رسالجات و اڈیٹر اخبار ہائے مشہور عالم ہیں :: ۱۸۸۸ء میں مولوی صاحب حیدرآباد دکن میں برائے تصنیف تاریخ سلطنت آصفی تشریف لے گئے ہیں - اور اب تک اُسی کام میں مصروف ہیں :: چونکہ یہہ تاریخ بادشاہ دکن خلداللہ ملکہ و حشمتہ کے حضور میں پیش ہونے والی ہے پس مولوی صاحب کے مخالفوں کو اُن کا یہہ اعزاز اور افتخار دیکھنا سخت ناگوار گذر رہا ہے - ؎ بیرتا بہی ای حسود کیں رنجیست + کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست - اور وہ ہزار طرح سد راہ ہونے کے لئے حیلہ جوئی کر رہے ہیں :: اور صرف یہہ پہلا ہی موقعہ نہیں کہ اُنہوں نے حاسدانہ نیت حملہ کیا ہو - بلکہ روز اول سے بمقتضائے آنکہ ؎ نیش عقرب نہ از پئے کین ست + بمقتضائے طبیعتش این ست وہ اپنے کام میں ساعی ہیں :: چنانچہ مولوی صاحب ممدوح الاوصاف کو ابھی حیدرآباد میں تشریف لائے ہوئے چند روز ہی گذرے تھے - کہ اس کمینہ منش جماعت کے ایک سرگروہ نے (جو اس وقت اپنے اعمال کی شامت سے شہر بدر کئے گئے ہیں) مولوی صاحب پر یہہ الزام لگایا - کہ وہ فارن آفس گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے گوئندہ ہیں :: چونکہ بے بنیاد بہتان تھا - آخر غلط محض ثابت ہوا +

(۴) بعد ازاں پمفلٹ کے مشہور مقدمہ میں ایک سرآوردہ حاسد نے عدالت میں یہہ بیان کیا کہ پمفلٹ تصنیف کیا ہوا مولوی رجب علی کا ہے - اور شمار حرف بحرف اس کا مترجم ہے :: (کتاب ترجمہ مثل مقدمہ کا صفحہ ۷ سے ۱۰ تک ملاحظہ ہو) یہہ الزام بھی از روے تحقیقات ضابطہ محض بے بنیاد ثابت ہوا +

(۵) یہہ اشتہار اُردو میں شایع ہوا ہے - اور شایع کنندہ کا مدعا یہہ ظاہر کرنا ہے کہ مولوی صاحب سرکار انگریزی اور نظام ہر دو کے بدخواہ ہیں - اور بذریعہ اپنی تصنیف کے ہر دو سرکار میں مخالفت پیدا کرنا چاہتے ہیں - مگر اشتہار مذکور میں کسی تصنیف یا اُس کے کسی جزو بلکہ ایک لفظ تک کا بھی حوالہ نہیں دیا گیا +

(٦) مولوی رجب علی صاحب سرکار انگریزی کی رعایا ہیں - اور اُن کے رشتہ دار سرکار انگریزی میں بڑے بڑے ذمہ واری کے عہدوں پر ملازم ہیں - مولوی صاحب انگریزی سرکار کی جان نثار رعایا میں سے ہیں - اور اسی طرح ریاست حیدرآباد دکن کے دلی خیرخواہ ہیں چنانچہ اس کے ثبوت میں ۲۸ یا ۳۰ سال سے اُن کی تصانیف جو وقتاً فوقتاً وہ تحریر کرتے رہے ہیں موجود ہیں - اور ہر دو سرکار کے نہایت اعلیٰ عہدہ داروں کے سارٹیفکٹ اسکی شہادت میں مولوی صاحب کے پاس موجود ہیں :: منجملہ اُن کے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا اس جگہہ حوالہ دیا جاتا ہے - اور عندالضرورت ان کے سوا اور بھی بہت سے پیش کئے جا سکتے ہیں +

(۱) سر رابرٹ اجرٹن سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب +

(۲) سر جیمس لائل " "

(۳) سر جی جے کنیڈی سابق رزیڈنٹ حیدرآباد دکن +

(۴) نواب عمادالملک (مولوی سید حسین بلگرامی) پرائیوٹ سکرٹری حضور شاہ دکن :: اور مدار المہام سررشتہ تعلیم سلطنت نظام دکن +

(۵) میجر جنرل ایچ اے کیپل سابق اسسٹنٹ

رزیڈنٹ حیدر آباد دکن ❖

(۶) کپتان ناٹن صاحب کمانڈنٹ افسر افواج سرکار نظام ❖

(۷) بہرحال یہہ ظاہر ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے بدخواہ نہایت بزدل اور کمینہ منش ہیں ❖ جو اندھیرے میں تلوار آزمائی کر رہے ہیں ❖ اگر اُن کے نزدیک اُن کے اپنے بیان میں کوئی ذرہ یا سوئے تک بھی ثبوت کی گنجایش ہو۔ تو اُن کو برسر عدالت مولوی صاحب کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ تاکہ سچ اور جھوٹ کا مثل روز روشن کے تصفیہ ہو جاوے۔ اور یہہ واقعی ایک سخت سفلہ پن ہے کہ ایک معزز۔ بے آزار۔ خیر خواہ عام شخص کے ساتھ جو نہ سرکار انگریزی کا ملازم اور نہ سرکار نظام کا وظیفہ خوار ہو۔ اس قسم کے بے بنیاد الزامات سے خواہ اپنا روسیاہ کیا جاوے ❖

(۸) افسوس کا مقام ہے۔ کہ جس قسم کے لوگ واجد علی شاہ بادشاہ اودہ کی خدمت میں مشیر اور حاشیہ نشینوں میں جمع ہو گئے تھے۔ اور جن کے مجمع کا یہہ نتیجہ ہوا۔ کہ اُس سلطنت کو جو ہند کا پیرس تھا برباد کر دیا۔ اور جس کا اس وقت اس دنیا میں نہ نام ہے اور نہ نشان ہے۔ اُسی سکہ کے یہہ لوگ ریاست حیدر آباد میں بھی جمع ہو گئے ہیں۔ اور ہم یہہ عرض کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ جس جماعت کو بموجب پاداش اُن کے اعمال کے کچھ دن ہوئے کہ شہر بدر کیا گیا ہے ❖ اُسی جماعت کا ضمیمہ ہنوز شہر میں باقی ہے۔ اور اپنی جبلی عادات کے موافق ہر طرح کی شرارتوں اور منصوبہ بازیوں میں شبانہ روز مصروف ہے۔ جن کا نتیجہ بہرحال ریاست کے حق میں سخت خوفناک ہو گا ❖

(۹) ہمارا یہہ دعویٰ ہے کہ ہم اُنہیں کی تحریروں سے بآسانی یہہ ثابت کر دینگے۔ کہ اُن کا عین دلی مدعا ہے۔ کہ اہل اسلام اور عیسائیوں میں (جو اسوقت شہنشاہ عالم میں) مخالفت اور مذہبی جوش پیدا کیا جاوے ❖ چونکہ اب تک محض بلحاظ اپنی ہی اولوالعزمی اور عالی ہمتی کے ❖ سرکار نظام اور نہ گورنمنٹ انگریزی نے ایسی تحریروں پر خیال کیا ہے۔ اور نہ اُنکو توجہ کے قابل سمجھا ہے۔ جو حق بجانب بھی ہے ❖ مگر بلحاظ اعمال اور نیت کے جیسا کہ صدر میں گذارش ہوا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ شہر بدر ہونے کے قابل کون ہیں۔ مولوی صاحب ہیں۔ یا یہہ جماعت ❖ جنکو اہل الرائے اصحاب نے سانپ کے بچے خطاب دیا ہے ❖

(۱۰) نواب اعظم یار جنگ بہادر (مولوی چراغ علی) جن کے علم اور فضل کا شہرہ انڈیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ اُن کی نسبت کوئی کمینہ بدنیت کیا کوئی مخالف لفظ کہنے کے لئے مُنہہ رکھتا ہے ❖ اُن کے برخلاف کوئی لفظ کہنا گویا خورشید جہاں تاب پر مشت غبار پھینکنا ہے۔ جو پھینکنے والوں کو اندھا کریگا ❖

میں آپ کے ناظرین کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا۔ اس لئے بالفعل اسی پر اس تحریر کو ختم کرتا ہوں۔ اور مولوی رجب علی اور نواب اعظم یار جنگ بہادر کے بدخواہ اور غمازوں کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ اگر کچھ بضاعت ہے۔ تو آؤ۔ در عدالت کھلا ہے۔ ایک ایک فیصلہ وہاں ہو جایگا۔ ورنہ بقولہ

الا تا نخواہی بلا بر حسود ❖ کہ آں بخت برگشتہ خود در بلاست
چہ حاجت کہ باوے کنی دشمنی ❖ کہ وے راچناں دشمن اندر قفاست

تمہارے لئے تمہاری اپنی ہی نیت اور اعمال کافی سزا ہے ❖

بقیہ

بائبل ہمارا نقشہ ہے

پس ہمکو چاہئے۔ کہ ہم اُس کے نقش قدم پر چلے جائیں اور روز بروز اُسکا کلام پڑھا کریں۔ جسطرح کہ کپتان اکیلا اپنی کوٹھری میں جا کر اپنے سب خیالات کو دور کر کے نقشے کو بغور دیکھتا ہے۔ کہ یہاں یہاں خطرہ ہے۔ در وہ اُس سے درگذرتا ہے ❖ پس اسی طرح بائبل جو ہمارے جہاز کا ایک نقشہ ہے۔ اُس کو بغور دیکھنا فرض ہے۔ اور اُس کو اس طرح دیکھنا چاہئے جس طرح داؤد نبی دیکھتا تھا۔ اور دیکھنے سے پہلے وہ یہہ دعا کرتا تھا۔ کہ میری آنکھیں کھول تاکہ میں تیری شریعت کے عجائب مضمون کو دیکھوں (زبور۔ ۱۱۹۔ اور ۱۸۔ ۱) اور جہاز کے کپتان کی طرح ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی کوٹھری میں جاویں۔ اور در دروازہ بند کریں۔ اور خداوند کا کلام پڑھیں۔ اور اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دعا کریں۔ (متی کا ۶ باب آیت ۶) اگر کپتان نقشے کے دیکھنے میں غفلت کریگا۔ تو ضرور ہے کہ جہاز کسی چٹان پر ٹکر کھا کر برباد ہو جاویگا۔ اسی طرح اگر ہم اپنے نقشے کو (یعنے بائبل) دیکھنے میں غفلت کریں گے تو ضرور کسی گناہ کی چٹان پر ٹکر کھا کر برباد ہو جائیں گے ❖ جب تیز ہوا یا طوفان آتا ہے۔ تو جہاز کپتان کے قابو میں نہیں رہتا۔ پس وہ لنگر گرا دیتا۔ اور جہاز کو ٹھہرا دیتا ہے ❖ اسی طرح جب ہمارے بدی کے خیالات بہت بڑھ جاتے ہیں اور ہمارے کپتان یعنے روح کے قابو میں نہیں رہتے۔ تو ہمیں چاہئے کہ اپنے لنگر کو (یعنے ایمان کو) مسیح پر ڈالیں تاکہ وہ جا کے اسکے ساتھ مضبوطی سے ٹھہر جاوے۔ اور ہمارا جہاز گناہ کے طوفان سے بچ جائے ❖ اے ناظرین اور اے عزیزو دوستو میں اس مضمون کو اس دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ خدا کرے کہ جتنے جہاز اس زندگی کے فراخ سمندر میں تیرتے پھرتے ہیں اپنے لنگروں کو مسیح پر جو کہ پکی اور مضبوط چٹان ہے ڈالیں اور ریت کے ٹیلوں یعنے جھوٹے دیوی دیوتاؤں اور پیغمبروں پر نہ ڈالیں۔ تا ایسا نہو کہ جب طوفان آوے ہمیشہ کی ہلاکت میں پہنچ جائیں جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا ❖

الراقم

فرینک ڈیوس از گورداسپور

واقعاتِ افرنیش

افیون کی مخالفت میں ایک مشنری کا قید ہونا

پادری پراچ صاحب بمبئی کے ایک میتھوڈسٹ مشنری وان کے قید خانہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے افیون کے بیچنے کے بارہ میں کچھ باتیں کہیں جن کے باعث افیون کے ٹھیکہ دار نے اُن پر نالش کردی: پادری صاحب کی باتیں افیون کے بیچنے کی بابت سچ تو تھیں۔ لیکن ٹھیکہ دار کا یہہ عذر تھا کہ سرکاری حکم سے یہہ کام نہیں ہوا۔ اور صاحب نے ٹھیکہ دار کا قصور بتلایا تھا۔ پس جج صاحب نے یہہ فیصلہ کیا۔ کہ پادری صاحب نے بغیر دریافت کئے ٹھیکہ دار پر الزام لگایا: بدینوجہہ پادری صاحب پر جرمانہ لگایا جس کے ادا نہ کرنے کے باعث ایک مہینہ کے لئے وہ قید کئے گئے: بہت لوگ یہہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ صرف افیون فروشوں کی شرارت ظاہر کرنے کے باعث قید ہوئے ہیں۔ پس اپنی ہمدردی ظاہر کرنے۔ اور اُس مقدمہ کے خرچ کے بھر دینے کے لئے بہتوں نے پانچ پانچ۔ دس دس روپیہ کا چندہ کرکے صاحب موصوف کے پاس بھیجا ہے۔ اور قریب ۵۰۰ روپیہ کے چندہ فراہم ہوا ہے: بقول مخزن مسیحی یہہ سچ ہے۔ کہ اس افیون کے معاملہ میں سرکار اپنی بہت بدنامی کرتی ہے:

دیکھیں افیون کمیشن کی رپورٹ سے جو عنقریب شایع ہونے والی ہے اس ناجایز تجارت کی نسبت کیا خیالات کمشنروں کے ظاہر ہوتے ہیں:

امریکن لوگ روپیہ کو پیار کرتے اور خیرات بھی بہت کرتے ہیں

ایک ہندو شکاگو کے میلہ میں گیا تھا۔ اور وہ اب تک امریکہ میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اور جابجا جیسا کہ اُس کو موقع ملتا ہے لکچر دے رہا ہے: وہ امریکہ کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہے۔ کہ وہ بہت مشنری لوگوں کو ہندوستان میں نہ بھیجو۔ سیکڑوں۔ بلکہ ہزاروں مشنری درکار ہیں۔ مسیح کی زندگی کی تعلیم دینا چاہئے۔ کہ وہ ہمارے کل لوگوں میں پھیل جائے۔ اور مسیح کی منادی شہر شہر اور ہر گانوں میں کی جائے: لیکن وہ امریکہ کے لوگوں سے کہتا ہے۔ کہ "آپ لوگ بھی بت پرست ہیں۔ کیونکہ اپنے ڈالر کی پوجا کرتے ہیں": ہم کو کب ہند لکھتا ہے۔ کہ یہہ سچ ہے کہ امریکہ کے لوگ روپیہ کو پیار کرتے ہیں۔ اور اگر یہہ ہندو برہمن انہیں جگا سکتا ہے۔ تو بہتر ہے: مگر یہہ بھی سچ ہے کہ وہ بہت سا چندہ بھی دیتے ہیں: ہماری میتھوڈسٹ کلیسیا ہر سال ۵۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے چندہ میں دیتی ہے۔ پس امریکہ کے لوگ روپیہ بہت پیدا کرتے۔ اور اُس کو پیار بھی کرتے۔ مگر دے دینے والے بھی بہت ہیں:

عجیب ریل گاڑی

ریل کے مسافروں کو جب کبھی دور دراز کے اضلاع میں سفر کرنا ہوتا ہے تو بعض دفعہ منزل مقصود کے معلوم کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ہندوستانی قلی اس طرح سے اس مقام کا نام لیتے ہیں کہ غیر ملک والے کی سمجھ میں نہیں آتا۔ اور اگر رات کا وقت ہے اور مسافر کو نیند آگئی تو صبح کو ایسے مقام پر پہنچا جہاں جانے کا ارادہ نہ تھا۔ انگلستان میں ایک کل ایجاد ہوئی ہے جس سے یہہ تکلیف رفع ہو جائیگی گاڑی کے ہر ایک درجے میں ایک گھڑی لگی رہتی ہے جس میں سٹیشنوں کے نام لکھے ہوتے ہیں جب کسی اسٹیشن پر گاڑی پہنچتی ہے تو سوئی اس نام کی جگہہ آجاتی ہے اور ایک گھنٹہ زور سے بجتا ہے کہ اگر مسافر سوتا ہو تو بیدار ہو جائے:

علاج مار گزیدہ

مار گزیدہ کے بہت سے علاج بیان کئے جاتے ہیں لیکن حقیقت یہہ ہے کہ کالے سانپ کے کاٹے کا کوئی منتر نہیں ہے۔ بلکہ حکما کا قول ہے کہ جو شخص سانپ کا ڈسا ہوا تندرست ہو جائے تو یہہ سمجھو وہ کالا سانپ نہ تھا۔ مار گزیدہ کے لئے نہایت موثر علاجوں میں سے ایک یہہ بھی ہے کہ نیلا تھوتھا ایک گرین باریک پیسکر کسی نلی کے ذریعہ سے ناک میں پھونک دیں۔ فوراً ہوش آجائے گا اور صحت ہو جائیگی یا جس مقام پر سانپ نے کاٹا ہو وہاں زخم ہوتا ہے اس زخم پر مرغی کی دم کے پر نوچ کر اس حصے کو خوب صاف کرکے مرغی کو کھیں کچھ دیر تک مرغی کو پکڑے رہنے کی ضرورت ہے۔ پھر خود بخود چسپاں ہو جائیگی اور بغیر چھڑائے علیحدہ نہ ہوگی عموماً ایک مرغی جسم کے تمام زہر کو چوس لینے کے لئے کافی ہوتی ہے خاص صورتوں میں دو بلکہ چار تک ضرورت ہوتی ہے:

آریہ سماج لاہور کی قابل افسوس حالت

آریہ سماج لاہور کیا بلحاظ ایک تعلیم یافتہ گروہ اور کیا بوجہہ ہندوستان بھر کے آریہ سماج میں کام کرنے والا سماج ہونے کے ضرور اس حالت میں ہے کہ لوگ اُس کی طرف توجہہ رکھتے ہیں۔ لیکن کچھ عرصے سے بعض خود غرض آریا بھائیوں کی کارستانیوں کے باعث سماج میں تفرقہ پڑگیا ہے۔ جو ایسا تفرقہ ہے کہ جب تک دونوں فریقوں میں سے ایک کو رنگ نہ ٹے وہ طے نہیں ہو سکتا۔ اختلاف رائے ایک ٹی برکت اور ہمارے زمانے کی نعمت ہے بشرطیکہ نیک نیتی پر مبنی ہو لیکن ذاتی اغراض جس اختلاف رائے کو پیدا کرتے ہیں وہ

انسان کے دل کو نہایت پست اور قوم کا بدخواہ بنا دیتا ہے آریہ سماج لاہور بدنصیبی سے آج کل ایسے دوستوں کے قبضے میں ہے کہ جو ذاتی اغراض پر قومی بہبودی کو نثار کرنا چاہتے ہیں۔ دونو فریقوں میں لائق تعلیم یافتہ آدمی موجود ہیں مگر بجائے اصلاح کے روز مرہ فساد بڑھتا جاتا ہے۔ ۲۰ تاریخ کو کالج کمیٹی کے ایک جلسے کی تقریب میں کالج میں ممبروں کے جمع ہونے کا انتظام ہو رہا تھا کہ چند ایسے شخص بھی آ گیا کالج کے احاطے میں گھسنا چاہتے تھے کہ جن کے پاس داخلے کے ٹکٹ نہ تھے۔ داخلے کے ٹکٹوں کی نسبت پہلے دونوں فریقوں میں بحث ہو چکی تھی۔ اس وقت یہہ لوگ جبراً داخل ہونا چاہتے تھے منتظموں نے جو ایک فریق کے آدمی تھے اندر آنے سے روکا پھر کیا تھا لٹھ چل گئے اور دو جنٹلمینوں کے سر پھٹ گئے۔ اس کی کیفیت پولیس میں لکھوا دی گئی۔ اور عجب نہیں کہ دلوں کی کاوشیں نکالنے کے لئے مقدمہ چلایا جاوے۔ تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے شرم کا مقام ہے کہ اُن سے ایسے بیہودہ فعل سرزد ہوں ✦

فسادی مجرموں کو سزا

ہمعصر دار السلطنت کلکتہ لکھتا ہے کہ ضلع بلیا کے گاؤکشی والے بلوے کے مجرموں کو سشن جج نے جو حکم سزا سنایا تھا اُس کے خلاف گورنمنٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ میں اپیل کیا۔ گورنمنٹ کی درخواست تھی کہ ۱۳ مجرم جو چھوڑ دئے گئے ہیں اُن کو سزا دیجاوے۔ ۱۲ مجرموں کو صرف دو دو برس قید سخت کی سزا دی گئی ہے اُن کی سزا میں اضافہ کیا جاوے اور تمام قیدیوں پر ڈکیتی کا جرم بھی قایم کیا جائے جو جرم کہ سشن جج کے نزدیک ثابت نہیں ہوا ہے۔ ہائی کورٹ نے ایک طولانی فیصلہ دیا ہے جس میں کل مجرموں کو ڈکیتی کا مجرم پایا اور جو بری کر دئے گئے تھے اُن کو دو دو برس قید سخت کی سزا دی اور بلوے کے سرغناؤں کو پانچ پانچ برس قید سخت کی اور جج پر بڑے الزامات قایم کئے ہیں کہ اُس نے بہت سے سچے اور دیانتدار گواہوں کے اظہارات نہیں سُنے اور یہہ بھی رائے ظاہر کی ہے کہ اگر یہہ مقدمہ ہائی کورٹ میں تجویز کیا جاتا تو مجرموں کو کہیں اس سے زیادہ سخت سزائیں دیجاتیں حضرات ناظرین یہہ نتیجہ اُس بلوے کے مقدمے کا ہے جو سنہ گذشتہ میں بقرعید کے موقعے پر عمل میں لایا گیا تھا۔ اور یہہ بلوائی حضرات جن پر ڈکیتی کا جرم قایم کیا گیا ہے کون ہیں؟ ہمارے معزز ہندو بھائی ہیں ہمیں یہہ دیکھ کر نہایت افسوس ہوتا ہے کہ ہندو کیا اور مسلمان کیا ایسے بیہودہ مقدمات اور فسادات میں ایک وقت تو جوش میں آ کر جھٹ شریک ہو جاتے ہیں لیکن جب نتیجہ پیدا ہوتا ہے تو انہیں بھگتنا پڑتا ہے۔ اب بقرعید کا زمانہ پھر آیا ہے عجب نہیں کہ بعض مقامات میں ناعاقبت اندیشوں کے مابین فساد ہو جائیں۔ حال میں بریلی کے ہندوؤں نے حضور وایسرائے کی خدمت میں میموریل بھیجا ہے کہ اُن کے شہر میں گاؤکشی کی ممانعت کیجاوے نتیجہ ابھی معلوم نہیں ہوا ✦

شادی کی بربادی

بمبئی میں ایک مالدار کی شادی کی نسبت سخت دہوکہ کی عجیب خبر آئی۔ اس قسم کی خبریں پہلے بھی سُن چکے ہیں لیکن بمبئی کا واقعہ زیادہ پُر شرارت ہے۔ ایک مالدار بھاٹیہ رہتا تھا۔ اسی کی ذات کا کوئی شخص اس کے پاس آیا اور کہا کہ ایک خوبصورت نوجوان لڑکی سے شادی کیجئے۔ ہم بندوبست کر دیں گے۔ چنانچہ اُس کو لڑکی کے دیکھنے کو ہمراہ لیگیا لڑکی دیکھی فی الحقیقت ۱۳ سالہ خوبصورت تھی۔ پانچہزار روپیہ دینے پر راضی ہو گئے۔ شادی کی رسم ادا کی گئی۔ بھاٹیہ صاحب نے پانچہزار کی تھیلی حوالہ کی۔ لڑکی کے دوستوں نے دولھا صاحب سے کہا کہ اس لڑکی کی منگنی پہلے اور جگہہ کی گئی تھی۔ غالب وہ لوگ کچھ فتور کریں اس لئے بہتر ہو کہ آپ مع دُلھن کے چند روز کے لئے بروچ چلے جائیں۔ دولھا صاحب نے منظور کیا۔ دُلھن زنانہ کمپارٹمنٹ میں سوار کرائی گئی جب بروچ کے سٹیشن پر اُترے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دُلھن ندارد ہے جب سے ٹرین بمبئی سے نکلی تب سے لڑکی کو کسی نے نہ دیکھا تھا جب دولھا صاحب بروچ سے واپس بمبئی میں آئے تو کیا دیکھتے کہ نہ کہیں لڑکی کا پتہ ہے اور نہ اُس کے دوستوں رشتہ داروں یا سودا کرنے والوں کا۔ پلیس میں اطلاع کی۔ وارنٹ گرفتاری جاری کرائے۔ ایک شخص حاضر ہو گیا ہے لیکن لڑکی اور دیگر دو آدمیوں کا پتہ ندارد ہے! ✦

آثار بغاوت

اخبار مارننگ پوسٹ لکھتا ہے کہ اعظمگڈھ میں فساد کے آثار پھر پائے جاتے ہیں۔ یہاں بھی بہت سے درختوں پر مٹی کے نشان لگائے گئے ہیں۔ اور یہہ نشان نہ فقط بیرونجات بلکہ خاص شہر کے درختوں پر نمودار ہوئے ہیں۔ مٹی کا رنگ دو قسم کا بیان کیا جاتا ہے یعنے زرد اور سبز اور نشان کے اندر جو بال ہے وہ بلاشک گائے کا ہے۔ درختوں کے علاوہ پتھروں پر بھی یہہ نشان نامعلوم طور پر کئے گئے ہیں۔ لیکن مارننگ پوسٹ کی خبریں اکثر محتاج تصدیق ہوا کرتی ہیں۔ اخبار ایڈووکیٹ لکھتا ہے کہ گورکھپور میں بھی درختوں پر مٹی کے نشان نظر آئے ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ اس میں کیا اسرار ہے؟ بہرحال ایک اخبار نے ایسی ہی خبر پنجاب کے درختوں کی نسبت بھی شایع کی تھی جو شکر ہے کہ بالکل غلط و بے بنیاد نکلی ہے ✦

انتظام بتقریب عید البقر

بلیا اور اعظمگڈھ کے اضلاع کو انتظام عید البقر کے لئے فوجیں روانہ ہوئیں۔ افسوس ہندو اور مسلمانوں کی باہمی حالت ایسی منافقانہ ہو گئی۔ کیا یہہ رسوم پہلے ادا نہوتی تھیں۔ دو فریقوں ہی کی آسایش ہیں یہہ جھگڑے سوجھے ورنہ اور عملداری ہوتی تو بھیجا پلپلا ہو جاتا۔ مسلمان ہوتے تو ہندو کا اور ہندو ہوتے تو مسلمان کا

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

زار روس کا اپنے افسروں پر سے اعتبار اٹھ گیا ہے کہ وہ خود سازش میں شامل ہیں - اس باعث زار نے ایک خاص محکمہ قایم کیا ہے جس کی منظوری کے بغیر کوئی سویلین مقرر نہ ہوگا +

پیرس کے اخبار ٹیمز نے لکھا ہے - کہ حضور قیصر ہند پایہ تخت روس کو تشریف لے جائیں گی - ولیعہد روس کی شادی کی تقریب کے باعث واں جانا ہوگا - پرنس آف ویلز بھی ہمراہ ہونگے +

روسی بھی ہاتھ پاؤں بڑھا رہے ہیں - خبر آئی ہے کہ انہوں نے پامیر میں ایک عظیم قلعہ تعمیر کیا ہے - جو نہایت مضبوط ہے - آخر روس نے پامیر میں جھنڈا گاڑ ہی دیا +

میمنہ کے لوگوں نے روسی گورنمنٹ کو لکھا تھا کہ ہم کو اپنی حکومت کے سایہ میں لیجئے - حکومت امیر کے مظالم کی شکایت کی - اور امیر کو عین موقع پر اس کی خبر ہو گئی ۵۲ سرغنے میمنہ سے گرفتار ہو کر کابل میں لائے گئے +

خبر ہے کہ امیر کابل حضور وایسرائے ہند سے ملاقات کرنے کے لئے ہندوستان کو تشریف لانا چاہتے ہیں - یہہ بھی گرم خبر ہے کہ وہ انگلستان کی سیر کو ضرور جائیں گے +

انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ برما میں بدامنی کا خیال ترقی پر ہے - خراب افواہیں اڑتی ہیں - ملک کے قرار واقعی انتظام کے لئے کہتے ہیں کہ برما میں لفٹنٹ گورنر مقرر کیا جائے +

انگریزی اخباروں میں پر تشویش مضامین نسبت احتمال بغاوت ہند شایع ہو رہے ہیں - غالباً ہندوستانی اخبارات کا ایسے مضامین شایع کرنے میں اول نمبر ہے +

بقول مخزن مسیحی - وایسرائے ہند کو حال میں ان کے بھائی آنریبل آیلی بروس صاحب کی وفات سے پندرہ لاکھ روپیہ کی میراث حاصل ہوئی ہے +

اجمیر - یہہ خبر مسرت بخش ہے - کہ اخبار راجپوتانہ مشنری جو مطبع اجمیر مشن سے ماہوار شایع ہوا کرتا تھا - جولائی سنہ رواں سے ہفتہ وار شایع ہوا کرے گا - اور قیمت برائے نام فی پرچہ ایک پیسہ ہوگی +

بقول پنجاب بنگال میں لوگ گھبرا رہے ہیں کیونکہ واں عالمگیر فساد کے آثار پیدا ہو گئے ہیں - درختوں پر مٹی اور مٹی پر بال عام طور پر نظر آتے ہیں +

بنارس میں پچھلے سال ایک ہندو لڑکا مار دیا گیا تھا - مقدمہ اب تک زیر تحقیقات رہا - اب سنا گیا ہے کہ اس کی پاداش میں دو ملزموں کو پھانسی دی گئی +

الہ آباد کے متصل ایک لڑکے کی لاش پڑی ہوئی ملی تھی - اس کے قاتل تحقیقات سے پکڑے گئے - چار دیہاتی قاتل نکلے - انہوں نے کل کیفیت بیان کی - مقدمہ روبروے مجسٹریٹ ہے +

اعظم گڈھ میں بھی درختوں پر مٹی کے نشان مع بالوں کے نمودار ہوئے ہیں - بقول اخبار ایڈوکیٹ اسی قسم کے نشانات گورکھپور میں بھی پائے گئے ہیں +

گلگت میں سکھ لوگوں نے ایک دہرم سالہ بنانا چاہا مسلمان مزاحم ہوئے - اس باعث ناچاقی ہے - سکھوں نے اجازت کے لئے مہاراجہ کشمیر سے درخواست کی ہے +

امرتسر میں آج کل یہہ افواہ ہے کہ ضلع گورداسپور کے قصبہ دینا نگر کے درختوں پر بھی مٹی اور بال نظر آتے ہیں لیکن اخبار عام لکھتا ہے کہ یہہ خبر بالکل غلط اور بے بنیاد ہے +

سلح خانہ فیروزپور کے نیٹو پرائیویٹ ملازم جو لنڈن میں گرفتار ہوئے تھے رہا کر دئے گئے واں کی عدالت میں تحقیقات ہوئی جس میں کوئی جرم ان پر ثابت نہ ہوا +

موضع سبحانہ تحصیل سونی پت میں مسماۃ من بھری معہ اپنے ایک لڑکے چار سالہ اور ایک نوزائیدہ کے کنوئیں میں کود پڑی - تینوں کو زندہ نکالا گیا - عورت کے دماغ میں فتور پایا گیا اور شفاخانہ کو بھیج دیا +

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگالہ نے ضابطہ فوجداری میں یہہ ترمیم فرمائی ہے - کہ بلوؤں کے جوابدہ وہ زمیندار و معززین متصور ہوں گے جہاں بلوہ ہو - وہ انسداد بلوہ کی کوشش کریں اور گورنمنٹ کو خبر دیں +

اضلاع گورکھپور اعظم گڈھ - غازی پور - بلیا کو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے بطور حفظ ماتقدم انسداد بلوہ کے لئے فوجیں روانہ کی ہیں - باشندگان اضلاع کو تشویش ہے +

کلو میں خوفناک سیلاب کے باعث ۱۴۰ جانیں تلف ہوئیں - خبر آئی ہے کہ دہوبی کہیٹکے اوپر ایک شگاف ہو گیا ہے اور زمین کا پردہ پھٹ گیا ہے - لا انتہا پانی جمع ہے +

ضلع میرٹھ کے لوگ بھیڑیوں سے بہت تنگ آ گئے ہیں - میرٹھ کے آس پاس کے گاؤں میں رات کو آکر بچوں اور جانوروں کا نقصان کر جاتے ہیں - ایک عورت اور ایک بچہ کو ہلاک کر دیا +

لاہور - انارکلی کے تہانہ کی پولیس نے ایک پاگل کو گرفتار کیا ہے جو ایک جیتی بھیڑی کا گوشت ناخنوں سے نوچ نوچ کر کچا چبا رہا تھا - لاہور کے پاس اس نے تین مکانوں کو ایک گاؤں میں آگ لگا دی تھی +

لاہور کے قلعہ کی دیوار کے نیچے ایک پٹھان پڑا ہوا ملا - اس کی ٹانگ ٹوٹی ہوئی تھی - لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ بندوق کا چور ہے - دیوار کودنے سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے ہسپتال میں زیر علاج ہے +

ہم جانتے ہیں۔ کہ ہمارے خداوند نے اس ماجرے کی پیشینگوئی صاف طور پر کی تھی۔ کہ "میں پھر جی اُٹھوں گا"۔ اُس نے بارہا ایسا کہا۔ اور اس مطلب کی نسبت اُس کے اقوال جملہ اناجیل میں مندرج ہیں۔ اُس نے فرمایا کہ "جیسا یونس تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسا ہی ابن آدم تین دن رات زمین کے اندر رہیگا" متی ۱۲-۴۰۔ یہہ ثبوت اپنے خاص اور لایق یادطریقہ وصورت سے زیادہ تر قابلِ لحاظ۔ اور غالباً بصفائی یادرکھی گئی ہے۔ ہم ایک اور صاف بیان متی ۱۶-۲۱ میں پطرس کو سخت ملامت کی نسبت پاتے ہیں۔ یعنے "اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو"۔ یہہ ایسا ماجرا ہے۔ کہ جو رسولوں کے دلوں پر نقش فی الحجر ہوگیا ہوگا۔ یہہ بھی غور کرنا مناسب ہے۔ کہ یہہ پیش گوئی مرقس کے ۸ باب ۳۱-۳۲۔ میں بھی پائی جاتی ہے۔ جس نے اپنی انجیل پطرس کے حافظہ سے لکھی تھی۔ جو بالامکان اس کیفیت کو نہ بھول سکا ہوگا۔ پھر اپنی تبدیل صورت کے بعد اُس نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا۔ کہ "اس رویا کا کسی سے ذکر نہ کرو جبتک کہ ابن آدم مُردوں میں سے جی نہ اُٹھے" متی ۱۷-۹ یہہ بھی خیال کرنا لازم ہے۔ کہ یہہ خبر نہ صرف دو انجیلوں میں درج ہے۔ بلکہ ایسے ماجرے سے متعلق ہے۔ جو ضرور رسولوں کے دلوں پر اُس کے جاگزین ہونے میں معاون ہوا ہوگا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ یوحنا ۲-۱۹ میں فرماتا ہے۔ کہ "اس ہیکل کو ڈھادو۔ اور میں اُسے تین دن میں کھڑا کرونگا" جس سے۔ جیسا کہ یوحنا ظاہر کرتا۔ وہ اپنے جی اُٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔ اور یہہ کہ مسیح نے یہہ کلام کیا تھا۔ اِس حقیقت سے کامل یقینی ٹھہرتا ہے۔ کہ اُسکو متی اور مرقس نے اُس کی مصلوبیت سے منسوب کرکے قلمبند کیا ہے۔ متی ۲۶-۶۱ - ۲۷ باب ۴۰-آیت۔ مرقس ۱۴-۵۸۔ اور ۱۵ باب ۲۹-آیت۔ یہہ پیشینگوئی ایک ایسے بیان کے ساتھ وابستہ ہے۔ کہ جس نے سُننے والوں کے دلوں پر گہرا نقش کیا ہوگا۔ ہم اَور پیشین گوئیوں سے درگذرتے ہیں۔ جیسا کہ متی ۱۷-باب ۲۲-و ۲۳-آیت تک مرقس ۹-۳۰ و ۳۱- اور یوحنا ۱۲-۲۴- اور مذکورۃ الصدر پیشین گوئیوں ہی کو کافی سمجھتے ہیں۔ جو اناجیل اربعہ میں پائی جاتی ہیں۔ اور سب کی سب ایسے مؤثر و عجیب ماجروں اور باتوں سے متعلق ہیں۔ کہ قطع نظر الہامی قیاس کے وہ بصحت یاد رہی ہونگی ٭

مسیحی شہادتوں کے مشاہدات

پانچواں باب

مسیح کا جی اُٹھنا۔ اور وہ کس بات پر دلالت کرتا ہے

کہتے ہیں کہ خلایق دوست لیپو نے ایک دفعہ ٹالیرنڈ کے آگے اپنی کوشش میں ناکامی و مایوسی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ "میں ایک بہتر قسم کی مسیحیت کو رواج دینا چاہتا تھا۔ جو ایک صلح کُل اور معقول مذہب اور اس زمانہ کی حاجتوں اور ضرورتوں کے موافق ہو۔ لیکن میرے ایجاد نے کامیابی کی کوئی راہ نہ پائی۔ آپ مجھے صلاح دیجئے کہ کیا کرنا مناسب ہے"۔ ٹالیرنڈ نے باخلاق اُس کے ساتھ اظہار ہمدردی کرکے کہا کہ "نئے مذہب کو جاری کرنا ایک مشکل کام۔ بلکہ ایسا مشکل ہے کہ میں خیال نہیں کرسکتا۔ اور نہیں جانتا کہ کیا صلاح دوں۔ تاہم ایک تدبیر آزمانیکے لایق ہے۔ کہ "تم مصلوب ہو۔ اور پھر تیسرے دن جی اُٹھو"٭

یہہ لطیف بیان بجز ایک بھاری دودھاری صداقت رکھتا ہے جس میں محض انسانی مصنوعی

مذاہب کے نقص وناکامی کا اظہار ہے۔ وہ مذاہب اس سے اکثر ناکامیاب رہتے ہیں۔ کہ اُن میں ہمارے خداوند کے جی اُٹھنے کی مانند معجزات کی الٰہی اسناد نہیں ہیں۔ اور نہ اُن میں وہ روحانی طاقت ہے جو ایسی فوق الخلقت حقیقت میں پائی جاتی ہے۔ پھر یہہ بیان مسیحیت کی کامیابی کے اظہار پر بھی مشتمل ہے۔ اور وہ ہمارے خداوند کے جی اُٹھنے کی طاقت پر منحصر ہے۔ ہم بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملتے ہیں جو مسیحی ہونیکا دعویٰ کرتے۔ تاہم کہتے ہیں۔ کہ مسیحیت کی صداقت مسیح کے جی اُٹھنے کی حقیقت پر چنداں منحصر نہیں ہے۔ لیکن اسٹراؤس بحالت اپنی معمولی عمدی مخالفت کے بخوبی سمجھتا۔ اور کہتا ہے کہ مسیح کا جی اُٹھنا مرکز کا مرکز۔ اور مسیحیت کا حقیقی دل ہے۔ اور یہہ مشکل شک ہوسکتا ہے۔ کہ مسیحیت کی سچائی اس حقیقت ہی کے ساتھہ قایم رہتی یا گرپڑتی ہے۔

عہد جدید سے صاف ظاہر ہے کہ رسولوں نے مسیح کے جی اُٹھنے کو ایک نہایت بڑی قدر و ضرورت کی بات ٹھہرایا۔ اُن کی رائے میں اُس کی الٰہی رسالت۔ اور کفارہ آمیز کام کی نسبت یہہ ایک سب سے بڑھکر دلیل تھی۔ اگر وہ جی نہ اُٹھا۔ تو اُس کی رسالت ایک دھوکھا۔ اور اُس کی تعلیم بھی کچھہ کم مغالطہ نہ تھی۔ اور اُس کی موت اگر فریبی کی موت نہ تھی۔ تو ایک سادہ لوح فریب خوردہ شخص کی موت تھی۔ لیکن اگر وہ جی اُٹھا۔ تو وہ خدا سے ٹھہرا ہوا مسیحا۔ اور اُس کی تعلیم خدا کی ابدی صداقت اور اُس کی موت جہان کے گناہوں کے لئے ایک کفارہ تھی۔ اس لئے رسولوں کو واجب ہوا کہ قیامت مسیح کو اپنی خدمت کا ایک ضروری حصہ جانکر اُس کے لئے ذاتی شہادت دیں۔ اسیواسطے ہم اُن کو اُن کے ابتدائی وعظوں میں جیساکہ اعمال الرسل میں مرقوم ہیں۔ اس عظیم صداقت کو ہمیشہ اعلیٰ مرتبہ دیتے ہوئے پاتے ہیں۔ اور اس لئے ہم اُس کو نہ صرف ایک پیش کردہ ماجرا۔ بلکہ تمام عہد جدید کی خاص کتابوں میں ایک حقیقت بلاحجت پاتے ہیں۔ اور یہہ اسی لئے ہوا کہ پولوس نے بصفائی تمام کہا ہے کہ اگر مسیح نہیں جی اُٹھا۔ تو ہمارا ایمان بیفائدہ ہے۔ اور ہم ابتک اپنے گناہوں میں گرفتار ہیں۔ (۱ قرنتیوں ۱۵ باب ۱۷ آیت)۔ فی الحقیقت ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ مسیح کا جی اُٹھنا مسیحی شہادتوں کی محراب کا ڈاٹ ہے۔ اگر یہہ ہٹایا جائے۔ یا شکستہ ہوجائے۔ تو محراب بھی منہدم ہوجائے۔ اور اگر یہہ قایم رہے۔ تو محراب محفوظ اور مضبوط۔ اور ہر گناہ و زیر بار دنیا کا بوجھہ اپنے اوپر اُٹھانے کے قابل ہے۔

قیامت مسیح کی حقیقت قایم کرنے کے قصد میں ابتداءً یہہ ضروری امر ہے کہ ہم بصفائی دیکھیں کہ ثبوت کی وہ کونسی قسم ہے۔ کہ جس کے منتظر ہونیکا ہم استحقاق رکھتے ہیں۔ وہ زمان ماضی کا ایک واقعہ ہے۔ اور ایک تواریخی ماجرا جس سے یہہ بات فوراً لازم آتی ہے۔ کہ ثبوت علی الخصوص تواریخی ہونا ضرور ہے۔ ہم اُس کے لئے مہندسانہ دلیل کے منتظر نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ وہ مہندسانہ صداقت نہیں ہے۔ ہم اپنے حواسوں کی دلیل کا انتظار نہیں کرسکتے۔ کیونکہ وہ حال کا نہیں بلکہ ایک گذشتہ زمانہ کا ماجرا ہے۔ ہم باطنی دانش کی دلیل کی بھی انتظاری نہیں کرسکتے۔ کیونکہ وہ ضروری اور بدیہہ صداقت میں محدود ہے۔ وہ زمان ماضی کے متعلق ایک تواریخی ماجرا ہے۔ لہذا اس مقدمہ کی خاصیت ہی سے ہمیں تواریخی دلیل پر رضامند و قانع ہونا ضرور ہے۔

اس شہادت پر غور کرنے میں ابتداً یہہ خیال کرنا بہتر ہوگا۔ کہ مسیح کی ذات۔ خاصیت۔ اور اُس کی قیامت کے درمیان ایک صاف موافقت اور مطابقت ہے۔ وہ مجسم کلام۔ یعنے خدا جو جسم میں ظاہر ہوا۔ خدا کا قدوس۔ پاک۔ اور بے ضرر۔ بیداغ۔ اور گنہگاروں سے جدا ظاہر و بیان کیا گیا ہے۔ ہماری مسیحی ذاتی عقل فوراً تسلیم کرتی ہے۔ کہ اشیاء کی خاصیت کے مطابق لازم آتا ہے۔ کہ ایسا شخص سڑن نہ دیکھے۔ ہم اُس کی نسبت بغیر نہایت تنفر معلوم کئے بمشکل خیال کرسکتے ہیں۔ کہ وہ قبر میں معمولی انتشار کا شکار ہوجائے۔ یہہ آدمی کے لئے جس کے جسم میں گناہ کے زہر نے سرایت کی ہے ایک معمولی بات ہے۔ کہ وہ سڑن دیکھے۔ لیکن اُس جسم کا حال جس میں خدا مجسم ہوا۔ اور جس نے گناہ کی آلودگی کو نہ جانا۔ اَور طرح پر ہے۔ کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ موت کے قبضہ میں رہے۔ علاوہ ازیں یہہ صاف ظاہر ہے کہ مسیح کا جی اُٹھنا ایک نہایت معقول ضمانت اس امر کی تھا۔ کہ اُس نے اپنے مقرری کام کو پورا کیا تھا اور عہد کی شرطیں پوری کی گئی تھیں۔ اور خدا باپ نے اُس کے کفارہ کو کلیتاً قبول کیا تھا۔ المختصر یہہ امر اُس تعلیم کے ساتھہ جو مسیح کی ذات۔ اور اُس کے کام کی نسبت عہد جدید میں ہے۔ کمال مطابقت رکھتا ہے۔ اور اس لئے اس امر میں وہ تمام طاقت جو طبعی مناسبت کی دلیل سے ہوسکتی پائی جاتی ہے۔

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ پریزیڈنٹ ڈاکٹر حیتن شاہ صاحب خان بہادر سول سرجن۔ خواجہ حسن شاہ صاحب۔ لالہ دیویداس صاحب بابو شب سرنداس صاحب لالہ نسارام صاحب تاجر نواب فیاض علی خان صاحب۔ سید خورشید علی شاہ صاحب منشی رحیم بخش صاحب مولوی محمد حسن صاحب ماسٹر مولراج صاحب +

(واقع ۲ جنوری ۱۸۹۴ء)

درخواست ہائے حصول اجازت تعمیرات جس کے ساتھ ممبر صاحبان حلقہ و سب کمیٹی تعمیرات و صاحب پریزیڈنٹ صاحب کا اتفاق ہے +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے ممبر صاحبان حلقہ و سب کمیٹی تعمیرات و صاحب پریزیڈنٹ صاحب از نمبر ۱ الغایت نمبر ۱۵ سائلان کو اجازت ہائے تعمیر کی دیجاویں +

نمبر ۱/۱ مسماۃ میہوں بنت پیر اسقہ محلہ صوفیاں تعمیر دیوار مکان اصلی بنیاد پر +

نمبر ۱/۲ سپورن سنگھ پسر جواہر سنگھ چھیبہ محلہ اقبال گنج تعمیر ایک دہنہ چاہ در کھنے ملبہ راستہ چھوڑ کر تا میعاد چھ ماہ +

نمبر ۱/۳ گوبند جس رائے وہنت رام معرفت رام چند گماشتہ کٹہرہ نوہریاں تعمیر دوکان اصلی بنیاد پر و رکھنے ملبہ راستہ چھوڑ کر تا دو ماہ

نمبر ۱/۴ باوا کانشی رام چوڑا بازار تعمیر دیوار ہائے دکانات +

نمبر ۱/۵ چھجو پسر بہادر چھاؤنی تعمیر دیوار مکان اصلی بنیاد پر +

نمبر ۱/۶ رپورٹ ممبر صاحب حلقہ ظہری عرضی کرم بخش ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی کہ سائل بجائے سہ عدد پل ایک پل پیش بیٹھک بنانا چاہتا ہے ایک پل طول ۴ فٹ عرض بند نالی تک بنانے کی اجازت دی جاوے +

نمبر ۱/۷ عیسیٰ پسر سوداگر موچی موچی پورہ تعمیر دیوار مکان اصلی بنیاد پر ۲ فٹ کوچہ چھوڑ کر و نکالنے دروازہ دیوار میں +

نمبر ۱/۸ مسماۃ ماموں زوجہ احمد شاہ فقیر ویکفیلڈ گنج تعمیر چار دیواری کوچہ چھوڑ کر برابر لائن کے +

نمبر ۱/۹ مولا بخش پسر ماناباف ندہ ویکفیلڈ گنج تعمیر مکان کوچہ چھوڑ کر برابر لائن +

نمبر ۱/۱۰ عبد الغفار کشمیری گنجی چھپڑی تعمیر دیوار مکان اصلی بنیاد پر +

نمبر ۱/۱۱ چھجو پسر چھنہ خاکروب ویکفیلڈ گنج تعمیر مکان بنیاد سابقہ پر +

نمبر ۱/۱۲ مسماۃ امت الرحمٰن بیوہ عبد الرزاق بذریعہ میراں بخش محلہ ویکفیلڈ گنج تعمیر دیوارات مکان و شامل کرنے زمین مندرجہ نقشہ و نکالنے دروازہ +

نمبر ۱/۱۳ شادی و عیدو و خدا بخش موچیاں موچی پورہ تعمیر غسل خانہ اصلی بنیاد پر +

نمبر ۱/۱۴ محمد بخش کتب فروش عقب لچہ بازار تعمیر دیوار ہائے مکان اصلی بنیاد پر و پردہ ہائے +

نمبر ۱/۱۵ شمس الدین و مولا بخش شیخ چوڑا بازار تعمیر دو پل پیش دوکانات طول تین فٹ عرض بند نالی تک +

نمبر ۲ گنگا رام پسر سی رام بانیہ تکیہ گوجراں رپورٹ ممبر صاحب حلقہ کہ سائل کو پانچ پانچ فٹ طول دو پل پیش دروازہ مکان دو دو فٹ عرض چوبچہ چاہ کی تعمیر کی اجازت دیجاوے و رائے سب کمیٹی تعمیرات کہ دو پل ۴-۴ فٹ طول عرض بند نالی تک اجازت ہونی چاہئے چوبچہ چاہ کی اجازت نہ ہونی چاہئے +

کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی تعمیرات منظور کی جاوے سائل کو اجازت تعمیر پل پیش دروازہ مکان دی جاوے +

نمبر ۳۔ رپورٹ سید غلام محمد صاحب ممبر ظہری عرضی قربان علی درباره دینے اجازت الہ دتا کو بنا بر تعمیر دیوار مکان خود بلا منظوری کمیٹی +

تجویز ہوئی کہ تعمیر کنندہ کے نام نوٹس جاری کیا جاوے کہ وہ باضابطہ صاحب پریزیڈنٹ کی خدمت میں درخواست دیکر اجازت حاصل کرے اور جو اجازت غلام محمد صاحب نے اُس کو دی ہے وہ بیضابطہ ہے +

نمبر ۴۔ رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری عرضی فتح محمد سکنہ چھاؤنی درباره اس کے کہ حاکا رائیں نے کوئی زمین میونسپل شامل مکان نہیں کرے صرف دیوار قریب دو فٹ کے جو برسات میں گری تھی بنائی ہے قابل دست اندازی نہیں +

تجویز ہوئی کہ معاملہ خفیف ہے درگذر کیا جاوے +

نمبر ۵۔ رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری عرضی جیون لال پسر گوپال سنگھ بانیہ چوڑا بازار درباره نہ ہونے اجازت تعمیر زینہ سائل کو +

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے +

نمبر ۶ رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری درخواست مکال پسر گوردتا مل کھتری درباره دئے جانے ۳ درعہ ۴ انچ زمین سائل کو بحساب فی درعہ عہ بقیمت ۱۳ روپیہ +

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کیجاوے +

نمبر ۷۔ رزولیوشن نمبر ۲ مورخہ ۲ دسمبر ۱۸۹۳ء کا غذات تعمیر چھجہ دکان بلا اجازت مادھو رام کھتری +

کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ رائے صاحب وائس پریزیڈنٹ نامنظور کی جاوے کاغذات داخل دفتر ہوں +

نمبر ۸۔ رپورٹ سالیانہ انسپکٹر مدارس بابت معینہ ۱۸۹۳ء

تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی تعمیرات کی خدمت میں واسطے درج کرنے نقص ہائے کے پیش ہو +

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام میل خوانوں مبلغوں اور سنڈے سکول کے کام کی ہیں

کتب متفرق

عین الحیات اردو ۸ر تحفۃ النسا اردو ---------- ۷ر
احسن القصص ۶ ۲ر الفاسیمی ۷ ۲ر ۶ر
بستان معرفت اردو ۸ر مسیحی مسافر مجلد باتصویر رنگین اردو رومن عمدہ ۱ر
ہدایت الواعظین اردو ۸ر تشبیہی اردو ---------- ۴ر
عقائد و فرائض ۷ ۲ر اولاد سیرۃ المسیح - رومن ۳ر ۴ر
بائبل کی آیتیں ڈھونڈنے کی جنتری - رومن ۸ر
پرانے اور نئے عہد نامے کی انجیل ۲ر ۴ر
انجیل کی سنادی رومن ۱ر انتخاب حق - رومن ۲ر
سنڈے سکول کی جنتری رومن ۸ر انجیل اردو ۶ر ۲ر
ہدایت الاطفال اردو ۱ر
ہدایت الطفلاں ۷
جنگ مقدس اردو و رومن ۱۲ر ۱ر
مسیح ابن اللہ رومن ۲ر مستورات بائبل رومن ۴ر
بائبل کی کہانیاں باتصویر اردو و پنجابی رومن فی حصہ ۱ر
انفصال ولادت مسیح اردو ۴ر
سچے اوتار کی تاریخ اردو ۲ر تعلیم الاطفال اردو ۱ر
تقلید المسیح اردو ۴ر دس احکام کی تمثیلی حکایتیں ۱ر
درِ حکمت ۴ حصہ اردو (اے - ایل - او - ای) فی حصہ ۱ر
(در حکمت مجلد بھی ۲ر قیمت پر مل سکتی ہے)
ہمارا بادشاہ اور شفیع رومن ۱ر
یہہ کتابیں میل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں ان کے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور بائبل مختلف زبانوں انگریزی - اردو - ہندی - پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہئے + المشتہر
اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی
انارکلی لاہور

شعر و سخن

غزل

سینہ تو شیشہ ہے جب [illegible] جبیں نہ ہو — مسکن ہمارا [illegible] عرش بریں نہ ہو
کیا لطف زندگی کا ہے دنیا جہان میں — گر یہاں ہمارے مسیحا نہیں نہ ہو
منعم تو اسکو عیش [illegible] — اس عشرت جہان میں [illegible] نہ ہو
حضور مسیح کی الفت کا ہے [illegible] — [illegible] اس [illegible] یقین نہ ہو
کیا جانے جان [illegible] — نام مسیح جو لب پہ دم [illegible] نہ ہو
[illegible] کہ سودا نہ ہو [illegible] — کس کام کا وہ دل [illegible]
ہم نے [illegible] دیکھا ہے [illegible] — وہ بات کون سی ہے [illegible]
روح خدا [illegible] یقین — تو ہم [illegible] نہ ہو
یہہ زندگی عطا [illegible] مسیحا [illegible] لطیف — [illegible] نہ ہو

ونٹر میموریل سکولرشپس

سینٹ سٹیفنز کالج دہلی — دو وظیفے آٹھ آٹھ روپے کے جو ونٹر میموریل سکولرشپس کہلائیں گے اور دو سال کے لئے اس کالج میں اس سال اور آگے کو ہر سال بشرائط مفصل ذیل عیسائی طلبا کو ملا کریں گے +

(۱) ایک وظیفہ اس طالب علم کو جو پنجاب یونیورسٹی کے انٹرنس کے امتحان میں سب سے اچھا رہے اور اس کی عمر ۱۸ سال سے کم ہو اور درجہ دوم سے کم درجہ میں پاس نہ ہوا ہو کلیسیا انگلستان کے ممبر کو اوروں پر ترجیح ہوگی +

(۲) دوسرا وظیفہ مذکورہ بالا شرائط کے موافق ایسے طالب علم کو ملیگا جو کلیسیا انگلستان کا ممبر ہو اور سینٹ سٹیفنز ہائی سکول دہلی سے پاس کرے - اگر کوئی ایسا طالب علم اس بارے میں نہ نکلے تو پہلے وظیفہ کی طرح اس طالب علم کو دیا جائیگا جو شرائط بالا کے بموجب دوم ہو +

(۳) یہہ وظیفے ایسے طلبا کو کبھی نہ دئے جائینگے جن کو انٹرنس کے امتحان میں گورنمنٹ یا کسی اور قسم کا وظیفہ مل چکا ہو +

(۴) درخواست کنندہ کو لازم ہو کہ اپنا نام اور پتہ فوراً سینٹ سٹیفنز کالج دہلی کے پرنسپل صاحب کی خدمت میں بھیجدے +

ضرورت

ایک رڑکی کالج پاس شدہ اور تجربہ کار سب اوورسیر شاہرہ [illegible] ماہوار ڈسٹرکٹ بورڈ فیروزپور کے لئے مطلوب ہے - درخواست مع نقول اسناد حسب ذیل پتہ پر ہونی چاہئے +

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و وائس پریزیڈنٹ
ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع فیروزپور

ضرورت

مشن سکول کی لڑکیوں کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے جو کہ اینگلو ورنیکلر مڈل کلاس تک اچھی طرح سے پڑھا سکتی ہو درخواست بنام میم صاحبہ مشن سکول فیض آباد دکن چاہئے +

لودھیانہ

ہمارے لودیانوی مولویوں کا مقدمہ جو دائر عدالت تھا اسمیں سنا گیا کہ مستغیث نے بازدعوی داخل کردیا - اور یوں اس ناگوار جھگڑے کا خاتمہ ہوگیا - اچھا ہوا - ورنہ فریقین کے عقدے کھلتے - جن کا نتیجہ کسی کے لئے فائدہ بخش نہ ہوتا +

[illegible] لودیانہ مشن پریس [illegible] نور افشاں [illegible] اکیو وائلی کے اہتمام سے چھپا